



سوال

(82) فرض نماز کے بعد دعائے مانگنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں امام صاحب فرض نماز پڑھانے کے بعد دعائیں مانگتے کہتے ہیں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں وضاحت فرمائیں۔ نمازہجگانہ کتنی رکعات ہیں، ہر نماز کی رکعات مفصل تحریر فرما دیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز کے بعد اگر کوئی انفرادی طور پر دعائے مانگتا ہے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔ البتہ نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت محل نظر ہے، اس سلسلہ میں جتنی بھی روایات پیش کی جاتی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں، اگر صحیح ہیں تو دعائے ثابت کرنے کے لئے صریح نہیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے۔ پانچوں وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز میں پڑھائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد نے آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں۔ مگر ان میں سے کوئی ایک بھی اجتماعی دعا کا ذکر نہیں کرتا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے معمول بنالینا سنت کے خلاف ہے اگر کوئی امام صاحب سے استدعا کرے تو اس کی تعمیل میں اجتماعی دعا کی جاسکتی ہے، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

نمازہجگانہ کی فرض رکعات حسب ذیل ہیں۔ نماز فجر دو فرض، نماز ظہر چار فرض، نماز عصر چار فرض، نماز مغرب تین فرض، عشاء چار فرض اور نماز جمعہ دو فرض۔

نمازہجگانہ کی سنت رکعات حسب ذیل ہیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دن اور رات میں (فرض رکعات کے علاوہ) بارہ رکعات پڑھے، اس کے لئے جنت میں ایک محل تیار کیا جاتا ہے۔ چار رکعات ظہر سے پہلے، دو رکعت اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔“ [ترمذی، الصلوٰۃ: ۴۱۵]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات (سنت) پڑھیں۔ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۴۹]

اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ ظہر سے پہلے چار سنت کے بجائے دو رکعت بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ ان بارہ رکعات کو سنن مؤکدہ کہا جاتا ہے، ان کے علاوہ کچھ سنتیں غیر مؤکدہ بھی ہیں، مثلاً:



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے، اللہ اس پر رحم کرے۔“ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۴۳۰]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومرتبہ فرمایا کہ ”مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرو، تیسری بار فرمایا کہ جس کا دل چاہے، یہ اس لئے فرمایا کہ کہیں لوگ اسے سنت مودکہ نہ بنالیں۔“ [صحیح بخاری، التہجد: ۱۱۸۳]

جمعہ سے پہلے نوافل کی ادائیگی پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ ”جو شخص غسل کر کے جمعہ کے لئے آئے اور خطبہ شروع ہونے تک جس قدر ہو سکے نوافل ادا کرتا رہے، پھر خطبہ جمعہ شروع سے آخر تک خاموشی سے سنے تو اس کے گزشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک اور مزید تین (۳) دن کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ [صحیح مسلم، الجمعہ: ۸۵۷]

جمعہ کے بعد چار رکعت سنتیں پڑھنا چاہیے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہو تو چار رکعات ادا کرو۔ [صحیح مسلم، الجمعہ: ۸۸۱]

اگر کوئی گھر آکر پڑھنا چاہے تو دو رکعات ہی کافی ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ تا آنکہ اپنے گھر آتے اور دو رکعات پڑھتے۔ [صحیح بخاری، الجمعہ: ۹۳۷]

نماز عشاء کے ساتھ ہم نے وتروں کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ وتر عشاء کی نماز کا حصہ نہیں ہیں بلکہ وتر نماز تہجد کا حصہ ہیں جو تہجد کے ساتھ ملا کر پڑھے جاتے ہیں۔ جو حضرات رات کو اٹھنے کے عادی نہ ہوں شریعت نے انہیں سہولت دی ہے کہ وہ نماز عشاء کے ساتھ انہیں پڑھ لیں۔ حدیث میں ہے جبے اندیشہ ہو کہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اٹھ سکے گا وہ اول شب ہی وتر پڑھ لے۔ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۷۵۵]

ان فرائض و سنن کے علاوہ نوافل کی ادائیگی پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ آپ حضرات اپنی خوشی سے جس قدر چاہیں نوافل پڑھ سکتے ہیں لیکن ان نوافل کو فرائض کے ساتھ منتہی نہ کیا جائے۔ واضح رہے کہ قیامت کے دن جب نماز کے متعلق باز پرس ہوگی تو فرائض کی کمی کو نوافل و سنن سے پورا کیا جائے گا، اس لئے فرائض کی حفاظت کے لئے سنن اور نوافل بھی ادا کرنے چاہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 126